فتویٰ

کوڑا پھینکنے والی عورت کے واقعہ کا ثبوت

تحقیق

بقیۃ السلف، حجۃ الخلف، حضرت علامہ شیخ الحدیث

مفتی محمد عبدالغفور الوری مدظلہ العالی

بانی و شیخ الحدیث جامعہ مجددیہ فیاض العلوم رائیونڈ لاہور پاکستان

فہرست

قاعدہ نمبر اول

علماء ربانی کا قول حجت اور سند ہوتا ہے

علماء ربانی وہ ہیں جن کی پوری زندگی قرآن وحدیث کی تعلیم وتدریس اور اہل اسلام کے پیچیدہ سے پیچیدہ مسائل کے حل کرنے میں گزری۔ وہ بغیر شرعی ثبوت وسند کے ایسی بات نہ کہہ سکتے ہوں اور نہ تصدیق کر سکتے ہوں کیونکہ یہی وہ ہستیاں ہیں جنھیں اہل فتویٰ کہا جاتا ہے اور جب تک ان کے پیش نظر شرع مطہر کی دلیل نہ ہو ہرگز اس پر جزم نہیں فرماتے۔ بلکہ علماء کی تصریح سے ثابت ہے کہ جو بات اپنی رائے سے نہ کہہ سکیں وہ اگرچہ بعض علماء کا ارشاد ہو اُسے حدیثِ مصطفیٰ ﷺ کے حکم میں سمجھا جائے گا۔ آخر جب عالم متدین ہے اور بات میں رائے کو دخل نہیں تو لاجرم حدیث سے ثبوت ہوگا۔ جیسا کہ مجدد دین وملت امام اہلسنت علامہ الشاہ احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے فتاویٰ رضویہ جلد ۹ صفحہ ۶۱۸ مطبع رضا فاونڈیشن لاہور، میں فرماتے ہیں کہ:

امام علامہ قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے سریج بن یونس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے

وَ رُوِیَ عَنْ سُرَیْجِ بِنْ یُوْنُس اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِکَةً سَیَّاحِیْنَ عِبَادَتُهَا کُلُّ دَارٍ فِیْهَا اَحْمَدُ اَوْ مُحَمَّدٌ اِکْرَامًا مِّنْهُمْ لِمُحَمَّدٍ ﷺ (الشفاء صفحہ ۲۲۴ مطبع مکتبۃ الغزالی دمشق)

اللہ تعالیٰ کے کچھ گشت کرنے والے فرشتے ہیں تو جس گھر میں کوئی محمد یا احمد نام کا آدمی ہو اس کے اکرام کی خاطر اُن کا اکرام کرنا ہی اُن کی عبادت ہے۔

اور علامہ خفاجی مصری رحمۃ اللہ علیہ اس کی شرح نسیم الریاض جلد ۲ صفحہ ۲۲۵ مطبع دارالفکر بیروت میں فرماتے ہیں

فَهُوَ ظَاهِرٌ وَّاِنْ کَانَ لِسُرَیْجٍ فَهُوَ فِیْ حُکْمِ الْمَرْفُوْعِ لِاَنَّ مِثْلَهٗ لَا یُقَالُ بِالرَّاْیِ

یعنی یہ اگرچہ سریج کا قول ہے مگر وہ مرفوع کے حکم میں ہے۔ اس لیے کہ ایسی بات رائے سے نہیں کہی جاتی۔

واضح ہو کہ یہ سریج نہ صحابی ہیں نہ تابعی ہیں نہ تبع تابعین میں سے ہیں۔ بلکہ علماء مابعد سے ہیں اس کے باوجود علامہ خفاجی رحمۃ اللہ علیہ نے اُن کے قولِ مذکور کو حدیث مرفوع کے حکم میں ٹھہرایا کہ ایسی بات رائے سے نہیں کہی جاتی۔

اسی طرح زیر بحث مسئلہ میں بھی ہم کہہ سکتے ہیں کہ علماء کا وہ فتویٰ اور تصدیق بھی حدیث مرفوع کے حکم میں ہے۔

نتیجہ: اس سے پتہ چلا کہ علماء ربانی عارفین وکاملین کا فرمان، فرمانِ مصطفیٰ ﷺ کے قائم مقام ہے۔